سورة البقرة

آیات ٢۴٣ - ٢۴٨

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ
مُوۡتُوۡا ۟ ثُمَّ اَحۡيَاهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا
يَشۡكُرُوۡنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنۡ ذَا
الَّذِىۡ يُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضۡعَافًا كَثِيۡرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقۡبِضُ وَ
يَبۡصُۜطُ ۖ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ
مُوۡسٰى ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلۡ
عَسَيۡتُمۡ اِنۡ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؕ قَالُوۡا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِيَارِنَا وَاَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا
قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ
طَالُوۡتَ مَلِكًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ
يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰهُ عَلَيۡكُمۡ وَزَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ وَ
الۡجِسۡمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡكَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٢٤٧﴾

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

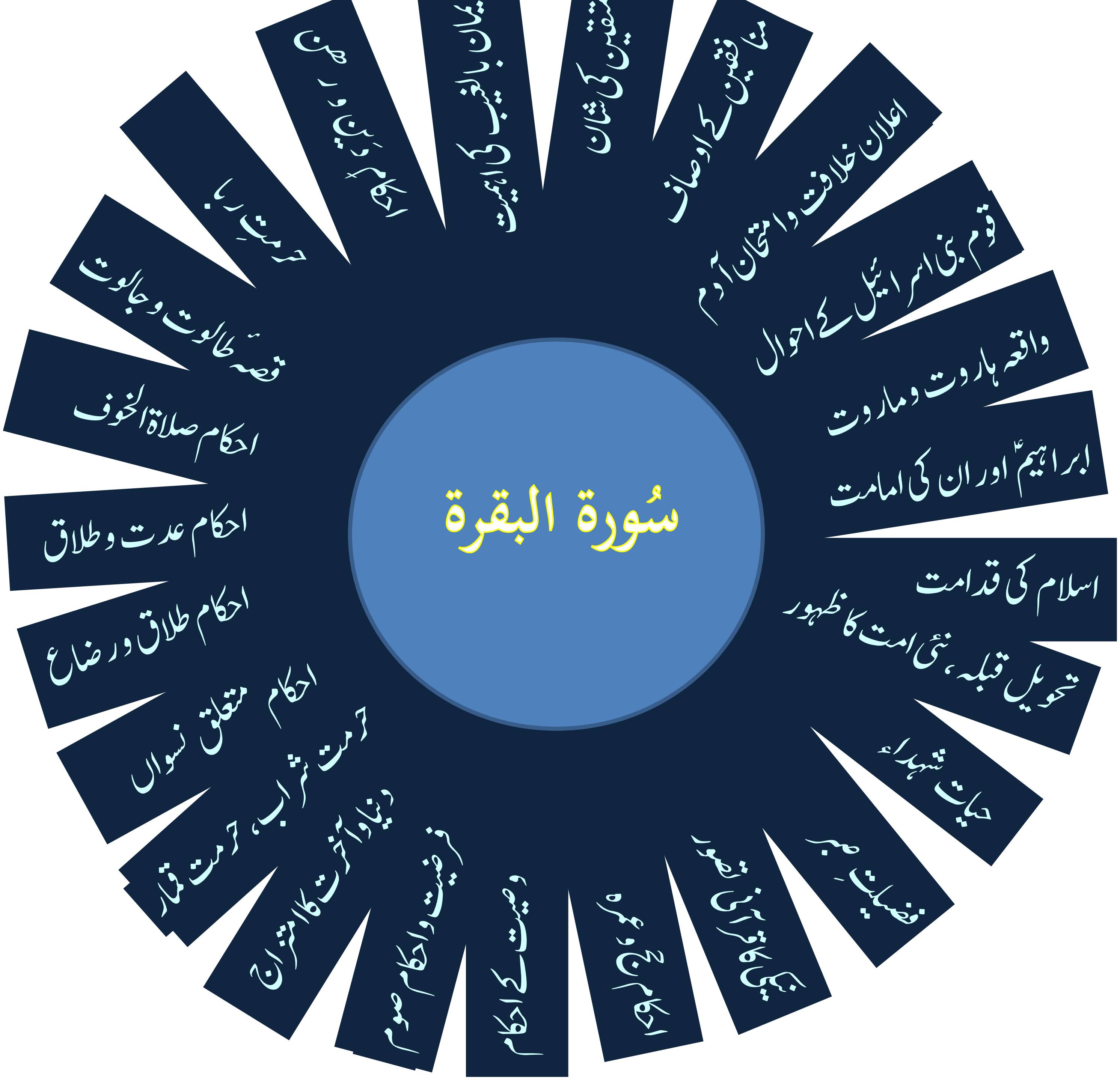
سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت

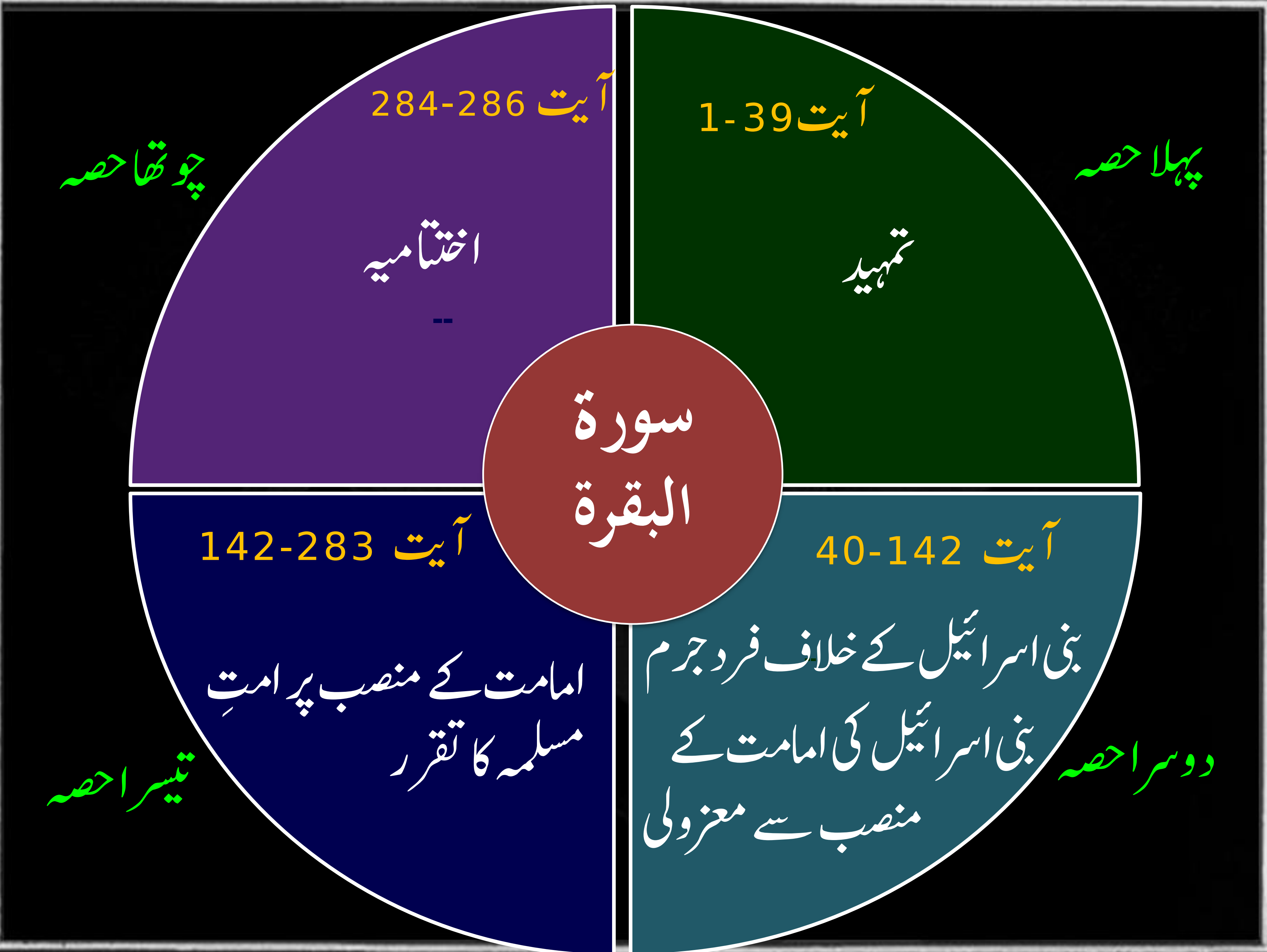
سورة
البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام- کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوۡتُوۡا ۗ

اَلَمۡ تَرَ - کیا نہیں تم نے دیکھا

اَ - ہمزہ استفہامیہ

اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا - ان لوگوں (کی حالت) کی طرف جو نکلے

مِنۡ دِيَارِهِمۡ - اپنے گھروں سے

وَهُمۡ اُلُوۡفٌ - اس حال میں کہ وہ ہزاروں تھے

الوف - الف کی جمع - ہزاروں
آلاَف بھی الف کی جمع ہے

اَلَفَ یَأۡلِفُ ، أَلۡفاً - جمع ہونا ، ہم آہنگ ہونا

الف - ہزار کے معنی میں اس لیے کہ اس میں اعداد کی تمام اقسام (اکائی، دہائی، سیکڑا، ہزار جمع ہو جاتی ہیں - اس کے بعد اعداد کی تکرار ہے

حَذَرَ الۡمَوۡتِ - موت کا ڈر کرتے ہوئے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ - تو کہا ان سے اللہ نے

مُوۡتُوۡا - تم لوگ مر جاؤ (تو وہ مر گئے)

ثُمَّ اَحۡيَاهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ‏﴿۲۴۳﴾

ثُمَّ اَحۡيَاهُمۡ - پھر اس نے زندہ کیا ان کو

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

لَذُوۡ فَضۡلٍ - یقیناً فضل کرنے والا ہے

لَذُوۡ - میں ل تحقیق وتاکید کے لیے

عَلَى النَّاسِ - لوگوں پر

وَلٰـكِنَّ - اور لیکن

اَكۡثَرَ النَّاسِ - لوگوں کی اکثریت

لَا يَشۡكُرُوۡنَ - شکر نہیں کرتی ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ
اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾

تم نے اُن لوگوں کے حال پر بھی کچھ غور کیا، جو موت کے ڈر سے اپنے گھر بار چھوڑ کر نکلے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں تھے؟ اللہ نے اُن سے فرمایا: مر جاؤ پھر اُس نے اُن کو دوبارہ زندگی بخشی حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسان پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے

Did you not turn by vision to those who abandoned their homes, though they were thousands (In number), for fear of death? Allah said to them: "Die": Then He restored them to life. For Allah is full of bounty to mankind, but Most of them are ungrateful.

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوۡتُوۡا

خطاب کا رخ تبدیل

مسلمانوں کو جہاد اور انفاق کی ترغیب۔ بنی اسرائیل کی کمزوروں سے بچنے کی ہدایت

- اس بات کو سمجھانے کے لیے بنی اسرائیل کی تاریخ سے ایک واقعے کا ذکر۔ جس کا تعلق اسلام کے بنیادی تصورات میں سے ایک اہم تصور سے ہے
- جب تک یہ تصور مسلمانوں کے دل و دماغ میں اچھی طرح راسخ نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ جہاد و انفاق کے حوالے سے کوئی بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے
- وہ تصور۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہونا ہے۔
- انسان اپنی بزدلی یا دنیا کی خواہش سے اپنی زندگی کو دراز نہیں کر سکتا، موت کا وقت اور جگہ اپنی تمام کوششوں کے باوجود نہیں ٹال سکتا
- جس چیز میں اللہ نے امتوں کے لیے بقا اور زندگی رکھ دی ہے اس سے پیچھے مت ہٹو

وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

- جس واقعے کی طرف یہاں اشارہ ہے یہ واقعہ کہاں پیش آیا اور کس قوم کے ساتھ پیش آیا ؟
- اس سلسلے میں تین اقوال بہت مشہور ہیں لیکن آپ ﷺ سے اس سلسلے میں صحیح سند کے ساتھ کوئی روایت منقول نہیں ہوئی

① طاعون کی وباء اور اس سے مرنے کی روایت

② واقعے میں مذکورہ موت حقیقی موت نہیں بلکہ ایمانی، اخلاقی اور قومی موت (صحیفہ سموئیل میں سموئیل نبی کی نبوت کے ابتدائی دور میں بنی اسرائیل کی حالت کو موت سے تشبیہ)

③ یہ اشارہ بنی اسرائیل کے واقعہ خروج کی طرف (سورۃ مائدہ کے چوتھے رکوع میں مذکور)، یہ لوگ بہت بڑی تعداد میں مصر سے نکلے، فلسطین پہنچے سخت بزدلی دکھائی پر جہاد سے انکار کر دیا، ۴۰ سال صحرا میں بھٹکتے پھرے، ایک نسل ختم ہوئی، نئی نسل نے جہاد کیا اور کنعانیوں پر غلبہ پا کر اس سرزمین میں متمکن ہوئے- شاید اسی معاملے کو موت اور دوبارہ زندگی کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے

- ان میں کوئی بھی واقعہ مراد ہو۔ سبق: موت سے ڈر کر کبھی بزدلی نہ دکھاؤ، جہاد سے پیچھے نہ ہٹو

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

وَقَاتِلُوْا - اور تم قتال (جہاد) کرو

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اور اللہ کی راہ میں

وَاعْلَمُوْٓا -اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ - خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے

مَنْ ذَا الَّذِیْ - کون ہے وہ جو

یُقْرِضُ اللّٰهَ - قرضہ دے اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا -ایک خوبصورت قرض

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضۡعَافًا كَثِيۡرَةً ‌ؕ وَاللّٰهُ يَقۡبِضُ وَيَبۡصُۜطُ ۖ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾

فَيُضٰعِفَهٗ - پھر وہ بڑھا دے گا اس کو (ض ع ف)

ضَاعَفَ يُضَاعف ، مُضاعَفةً
گنوں میں بڑھانا، multiply کرنا

ضِعْف - دوگنا (ضد - نصف) کسی چیز کے مثل اتنا ہی اور مقدار میں یا تعداد میں (III)

لَهٗۤ - اس کے لیے

اَضۡعَافًا كَثِيۡرَةً - کئی گنا

ضِعْف - کی جمع اَضْعَافٌ زیادہ کرنا، بڑھانا

أضْعَفَ يُضعف ، إضْعَافًا زیادہ کرنا، بڑھانا (IV)

وَاللّٰهُ يَقۡبِضُ - اور اللہ سکیڑتا ہے

قَبَضَ يَقْبِضُ ، قَبْضًا سمیٹنا، سکیڑنا، پکڑنا، قبضے میں لینا

وَيَبۡصُۜطُ - اور کشادہ کرتا ہے (رزق کو)

بَسَطَ يَبسُطُ ، بَسْطًا کسی چیز کو پھیلانا، کشادہ کرنا

وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ - اور اس کی طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے

وَ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ
اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ
تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾

مسلمانو! اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور خوب جان رکھو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تاکہ اللہ اُسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی، اور اُسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے

hen fight in the cause of Allah, and know that Allah Hears and knows all things. Who is he that will loan to Allah a beautiful loan, which Allah will double unto his credit and multiply many times? It is Allah that giveth (you) Want or plenty, and to Him shall be your return.

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی سربلندی کے لیے جہاد و انفاق کی ترغیب

- گذشتہ آیت میں ملی و قومی حیات و ممات کا راز بتا کر یہاں اس کے عملی تقاضے
- تاریخ شاہد ہے کہ قومیں باوجود کثرت افراد کے کس طرح مر جاتی ہیں اور بعض اوقات قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود کس طرح زندگی اور عروج کی طرف گامزن ہو جاتی ہیں
- اب (ان حالت میں جب یہ آیات اتریں) کس طرح مسلمان قلیل تعداد میں ـ ایک مختصر سی اجتماعیت، مخالفت کا ایک طوفان، سازشوں کی بھرمار، منافقین کا نفاق
- اس جماعت اور اسلامی اجتماعیت کے وجود کو شدید ترین اور حقیقی خطرہ
- تقاضا ـ اللہ کے اس دین کو سربلند کرنا ہے، ایک صالح انقلاب برپا کرنا ہے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ سر دھڑ کی بازی لگا دو اور اللہ کے راستے میں ہر طرح کے مصائب کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔
- اپنا مال بھی لے آؤ اور جان بھی ہتھیلی پر رکھ کر پیش کرو (لیکن قابلِ غور چیز اسلوب ہے)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اَلَمْ تَرَ - کیا نہیں تم نے غور کیا

اِلَى الْمَلَاِ - سرداروں (کی حالت) کی طرف

مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ - بنی اسرائیل میں سے

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى - موسٰی (علیہ السلام) کے بعد

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ - جب ان لوگوں نے کہا اپنے ایک نبی سے

ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا - تو بھیج (یعنی مقرر کر) ہمارے لیے ایک بادشاہ

نُّقَاتِلْ - تو ہم قتال کریں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

مَلَأَ يَمْلَأُ ، مَلْئًا۔
کسی چیز کو کسی چیز سے بھر دینا

مَلُؤَ يَمْلُؤُ ، مَلَاءَةً بھرا ہوا ہونا
دولت مند ہونا ، رئیس یا سردار ہونا

مَلَاَ۔ سردار

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ط قَالُوْا وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

عسیٰ - امید کے لیے یا خوف کے لیے

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ -اس نے کہا کیا ہو سکتا ہے

اِنْ كُتِبَ -اگر فرض کیا جائے

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ - تم پر قتال

اَلَّا تُقَاتِلُوْا -کہ نہ تم قتال کرو

قَالُوْا وَ مَا لَنَآ -انہوں نے کہا کہ کیا ہے ہمیں

اَلَّا نُقَاتِلَ - کہ نہ ہم لڑیں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِيَارِنَا وَ اَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۴۶﴾

وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا - جبکہ ہم نکالے گئے ہیں

مِنۡ دِيَارِنَا -اپنے گھروں سے

دَار کی جمع دِیَار

وَ اَبۡنَآئِنَا -اور اپنے بیٹوں سے

اِبن کی جمع اَبۡنَاء

فَلَمَّا كُتِبَ - پھر جب فرض کیا گیا

عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ -ان پر جہاد

تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِيۡلًا - (تو) وہ پھر گئے مگر قلیل

مِّنۡهُمۡ -ان میں سے

وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ -اور اللہ] خوب جاننے والا ہے ظالموں کو

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَاءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا
مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا
ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾

پھر تم نے اُس معاملے پر بھی غور کیا، جو موسیٰؑ کے بعد سرداران بنی اسرائیل کو
پیش آیا تھا؟ اُنھوں نے اپنے نبی سے کہا: ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو
تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں نبی نے پوچھا: کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ تم کو لڑائی
کا حکم دیا جائے اور پھر تم نہ لڑو وہ کہنے لگے: بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم راہ خدا
میں نہ لڑیں، جبکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے اور ہمارے بال بچے ہم
سے جدا کر دیے گئے ہیں مگر جب ان کو جنگ کا حکم دیا گیا، تو ایک قلیل تعداد کے
سوا وہ سب پیٹھ موڑ گئے، اور اللہ ان میں سے ایک ایک ظالم کو جانتا ہے

محمد اقبال

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ
ابۡعَثۡ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ
الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؕ قَالُوۡا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا
مِنۡ دِيَارِنَا وَاَبۡنَآٮِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿٢٤٦﴾

Have you not regarded the Council of the Children of Israel, after Moses, when they said to a Prophet of theirs, Appoint for us a king, that we May fight in the cause of Allah" He said, 'Might it be that, if fighting is prescribed for you, you will not fight?' They said, 'Why should we not fight in Allah's way, who have been expelled from our habitations and our children?' Yet when fighting was prescribed for them, they turned their backs except a few of them; and Allah has knowledge of the evildoers

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بنی اسرائیل کا مطالبہ — ایک بادشاہ مقرر کرنے کا

- موسیٰ علیہ السلام کے تقریبا تین سو سال بعد بنی اسرائیل اپنے پڑوس کی مشرک قوموں سے مغلوب ہوگئے (عمالقہ ان پر قابض ہوگئے اور انہوں نے اسرائیلیوں سے فلسطین کے اکثر علاقے چھین لیے تھے)
- سموئیل نبی اس زمانے میں بنی اسرائیل کے درمیان حکومت کرتے تھے، مگر وہ بہت بوڑھے ہوچکے تھے بنی اسرائیل نے ان سے مطالبہ کیا کسی اور کو بادشاہ مقرر کرنے کا
- آپ بنی اسرائیل کی تاریخ اور عادت سے واقف تھے (ان میں عزم وایمان کی کمی ہے) اس لیے آپ نے تاکیداً پوچھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بادشاہ مقرر کرنے پر تم جہاد سے پیچھے ہٹ جاؤ؟
- انہوں نے بڑے پر عزم انداز میں یقین دہانی کرائی کہ ایسا نہیں ہوگا .... اور وہ لڑیں گے
- لیکن آپ کے اندیشے صحیح ثابت ہوئے جہاد فرض ہونے پر ان کی اکثریت راہ جہاد سے فرار اختیار کرگئی - ایمان کی کمی، دینی بے حسی اور اخلاقی کمزوری اپنا رنگ لا کر رہی

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ -اور کہا ان سے ان کے نبی نے

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ - بیشک اللہ نے مقرر کیا ہے

لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا - تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ

قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ -انہوں نے کہا کہاں سے ہو گی

لَهُ الْمُلْكُ - اس کے لیے بادشاہت

عَلَيْنَا -ہم پر

وَنَحْنُ اَحَقُّ -حالانکہ ہم زیادہ حق دار ہیں

بِالْمُلْكِ مِنْهُ - بادشاہت کے اس سے

وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ

وَلَمْ يُؤْتَ -اور اس کو دی ہی نہیں گئی

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ - کوئی وسعت مال میں سے

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ - (نبی نے) کہا بیشک اللہ نے

اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ -چن لیا اس کو تم پر

وَزَادَهٗ بَسْطَةً - اور اس نے زیادہ کیا اس کو بلحاظ کشادگی

فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ - علم میں اور جسم میں

وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ - اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک

مَنْ يَّشَآءُ - اس کو جس کو وہ چاہتا ہے

(ص ف و)

اِصْطَفَى يَصْطَفِي ، اِصْطِفاءً

چن لینا، منتخب کرنا (VIII)

بسطہ - کشادگی، وسعت، فضیلت

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور اللہ وسعت دینے والا، جاننے والا ہے

وَ قَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهُ
الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَ نَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اصۡطَفٰىهُ عَلَيۡكُمۡ وَ زَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ وَ الۡجِسۡمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡكَهٗ مَنۡ
يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۷﴾

اُن کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہے یہ سن کر وہ بولے : "ہم پر بادشاہ بننے کا وہ کیسے حقدار ہو گیا؟ اُس کے مقابلے میں بادشاہی کے ہم زیادہ مستحق ہیں وہ تو کوئی بڑا مال دار آدمی نہیں ہے" نبی نے جواب دیا: "اللہ نے تمہارے مقابلے میں اسی کو منتخب کیا ہے اور اس کو دماغی و جسمانی دونوں قسم کی اہلیتیں فراوانی کے ساتھ عطا فرمائی ہیں اور اللہ کو اختیار ہے کہ اپنا ملک جسے چاہے دے، اللہ بڑی وسعت رکھتا ہے اور سب کچھ اُس کے علم میں ہے"

وَ قَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى
يَكُوۡنُ لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَ نَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَ لَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً
مِّنَ الۡمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰٮهُ عَلَيۡكُمۡ وَ زَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ وَ
الۡجِسۡمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡكَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۷﴾

Their Prophet said to them: "Allah hath appointed Talut as king over you." They said: "How can he exercise authority over us when we are better fitted than he to exercise authority, and he is not even gifted, with wealth in abundance?" He said: "Allah hath Chosen him above you, and hath gifted him abundantly with knowledge and bodily prowess: Allah Grants His authority to whom He pleases. Allah cares for all, and He knows all things."

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

طالوت کا تقرر اور بنی اسرائیل کے اعتراضات

- اللہ کے نبی سموئیل نے جناب طالوت کو امیر مقرر کر دیا اور بنی اسرائیل سے کہا، تمہارا مطالبہ پورا ہوا۔ اب جہاد کے لیے تیار ہو جاؤ
- انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ طالوت کو ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں یہ تو بادشاہت اور سپہ سالاری کا اہل ہی نہیں - نہ اس کے پاس اونچا خاندان ہے اور نہ مال و دولت
- آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایسا اللہ کی اجازت سے کیا ہے اور وہ قوت و علم میں تم سب پر فائق ہے وہ نہ صرف قدآور اور طاقتور ہے بلکہ اسے امور جنگ سے بھی واقفیت ہے
- اب اگر اللہ نے چاہا کہ وہ طالوت کو حکومت عطا کریں تو تم اس کے اختیار کو چیلنج نہیں کر سکتے
- ان کے اعتراضات کی بنیاد نسلی اور خاندانی عصبیت، مالی برتری کا گھمنڈ اور دنیاوی معیارات
- حکمران کے انتخاب کا معیار، اس کا مشہور و معروف اور دولت مند ہونا نہیں ہے، بلکہ اس کی علمی اور فکری صلاحیتوں (معاملہ فہمی) کو زیادہ اہمیت حاصل ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ -اور کہا ان سے ان کے نبی نے

اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ - بیشک اس کی بادشاہت کی نشانی ہے

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ -کہ آئے گا تمہارے پاس

التَّابُوْتُ - تابوت

تابوت - صندوق

اردو میں وہ صندوق جس میں انسان کی لاش رکھی جاتی ہے

فِيْهِ سَكِيْنَةٌ -اس میں اطمینان ہے

مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب (کی جانب) سے

وَبَقِيَّةٌ -اور باقی ماندہ ہے

مِّمَّا تَرَكَ -اس میں سے جو چھوڑا

اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

اٰلُ مُوْسٰى - موسٰی علیہ السلام کے پیروکاروں نے

وَ اٰلُ هٰرُوْنَ - اور ہارون علیہ السلام کے پیروکاروں نے

تَحْمِلُهُ - اٹھائے ہوئے ہوں گے اس کو

الْمَلٰٓئِكَةُ - فرشتے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ - بیشک اس میں

لَاٰيَةً لَّكُمْ - ایک نشانی ہے تمہارے لیے

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم ہو

مُّؤْمِنِيْنَ - ایمان والے

وَ قَالَ لَهُمۡ نَبِیُّهُمۡ اِنَّ اٰیَةَ مُلۡكِهٖۤ اَنۡ یَّاۡتِیَكُمُ التَّابُوۡتُ فِیۡهِ سَكِیۡنَةٌ مِّنۡ
رَّبِّكُمۡ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوۡسٰی وَ اٰلُ هٰرُوۡنَ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیۡ
ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

اس کے ساتھ اُن کے نبی نے اُن کو یہ بھی بتایا کہ "خدا کی طرف سے اُس کے بادشاہ مقرر ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے عہد میں وہ صندوق تمھیں واپس مل جائے گا، جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے سکون قلب کا سامان ہے، جس میں آل موسیٰؑ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں، اور جس کو اس وقت فرشتے سنبھالے ہوئے ہیں اگر تم مومن ہو، تو یہ تمہارے لیے بہت بڑی نشانی ہے

And (further) their Prophet said to them: "A Sign of his authority is that there shall come to you the Ark of the covenant, with (an assurance) therein of security from your Lord, and the relics left by the family of Moses and the family of Aaron, carried by angels. In this is a symbol for you if ye indeed have faith."

وَ قَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اٰيَةَ مُلۡكِهٖۤ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ التَّابُوۡتُ فِيۡهِ سَكِيۡنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

- بنی اسرائیل نے خدا کی طرف سے حضرت طالوت کی تعیین پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور ان کی حکمرانی پر اپنے پیغمبر سے نشانی اور دلیل مانگی
- طالوت کی امارت من جانب اللہ ہونے کہ نشانی مقرر کی گئ کہ وہ تابوت جس میں تمہارے لیے اطمینان اور سکون، حوصلہ اور فتح مندی کا سامان ہے اور جس میں آل موسیٰ اور آل ہارون کے تبرکات ہیں وہ ان کی طرف لوٹ آئے گا
- سابقہ آیات جو کہ جہاد اور دشمنوں کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے بارے میں تھیں، ان کی مناسبت سے یہاں "سکینہ" کا ذکر۔ یعنی دشمن کے ساتھ جنگ کی صورت میں قلبی آرام و سکون ہونا، ہول و اضطراب کا دور ہونا آرام و سکون کے مصداق ہے۔
- جب وہ صندوق ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا، تو پوری قوم کی ہمت ٹوٹ گئ اور ہر اسرائیلی یہ خیال کرنے لگا کہ خدا کی رحمت ہم سے پھر گئ ہے اور اب ہمارے برے دن آگئے ہیں اس صندوق کا واپس آنا اس قوم کے لیے بڑی تقویت قلب کا موجب تھا اور یہ ایک ایسا ذریعہ تھا، جس سے ان کی ٹوٹی ہوئی ہمّتیں پھر بن سکتی تھی